کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نوجوان مصنف اپنی پہلی ہی کتاب میں ایسی تالیفی مہارت دکھائے، زبان و بیان بھی عمدہ ہو، موضوع بھی اس کی گرفت میں ہو اور کتاب سے ایک قومی اور ملی نقطۂ نظر بھی ظاہر ہوتا ہو۔ یہ مصنف کی ذہانت ہے اور غالباً ان کے فاضل گرامی والد (پروفیسر آسی ضیائی) کا فیضان بھی، جن کے نام، انھوں نے یہ کتاب انتساب کی ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ کتاب کی تالیف و تدوین کے ساتھ، کمپوزنگ، پروف خوانی اور انتخاب تصاویر کے کام بھی فیضان صاحب نے خود ہی انجام دیے ہیں اور جو تصاویر نہ مل سکیں وہ انھوں نے اپنے ہاتھ سے تیار کی ہیں--- بلاشبہ زیر نظر کتاب "پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کی دل افروز داستان" اسرورق ہے۔ بالخصوص نوجوان طلبہ کو اس کا مطالعہ ضرور ہی کرنا چاہیے (رفیع الدین ہاشمی)۔

خود نوشت افکار سرسید، سرسید احمد خاں، مرتبہ: ضیاء الدین لاہوری۔ ناشر: فضلی سنز لمیٹڈ، پارس بلڈنگ، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

"سرسید احمد خاں (۱۸۱۷-۱۸۹۸)، علامہ اقبال (۱۸۷۷--۱۹۳۸) اور قائداعظم (۱۸۷۶-۱۹۴۸) کے لبرل اسلام کے علم بردار تھے۔ یہ اور قائداعظم بانیان پاکستان تھے، اس لیے پاکستان میں انھی کی تعبیر اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہیے"------ اس طرح کی بات بڑے تسلسل کے ساتھ دہرائی جاتی ہے اور پسماندگان اقبال نے بھی اسی بات کو اپنی فکر کا سرعنوان بنا رکھا ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ اس حوالے سے اقبال دوستی کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں یا انہدام اقبال کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں... بہرحال زیر تبصرہ کتاب اس خدشے کی تائید کرتی ہے۔ اس کتاب میں جو افکار، بطور خود نوشت سرسید مرحوم، پیش کیے گئے ہیں، ان میں سے ۹۵ فی صد کی تو، اقبال مرحوم ہرگز تائید کرتے دکھائی نہیں دیتے۔

مسلمانان جنوب مشرقی ایشیا کی فکری، سیاسی اور سماجی زندگی پر سرسید مرحوم نے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ وہ بنیادی طور پر سلفی العقیدہ تھے، مگر اپنے کئی ہم مکتب دانش ور رجال کی طرح دینی معاملات میں آزاد روی کا شکار ہو گئے۔ مغرب سے مرعوبیت اور عبرت ناک ٹھوکروں کے باوجود بلاشبہ ان کا دل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں یوں تڑپتا تھا کہ بہت سے مذہبی قائدین بھی اس پر رشک کر کے رہ جائیں۔ افسوس کہ ان کا یہ پہلو نظرانداز ہو کر رہ گیا ہے۔ اسی طرح انھوں نے خطہ ہند پر فرنگی برہمن اتحاد سے پیدا ہونے والے عبرت ناک مستقبل کی پیش بینی کرتے ہوئے، اس درد کی دوا انگریزی تعلیم میں تلاش کی۔ اس ذیل میں ان کے نتیجہ فکر کے غلط یا صحیح ہونے کی بحث کو چھوڑ دیا جائے، تو واقعہ یہ ہے کہ اپنی دانش کی حد تک انھوں نے اخلاص ہی سے یہ راستہ تجویز کیا۔ اس لیے ایک قوم پرست